روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 13 نومبر 2009ء 24 ذیقعد 1430 ہجری 13 نبوت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 257

اخلاق کی تقسیم

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اخلاق کو اسی طرح تقسیم فرمایا ہے جس طرح رزق کو تقسیم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو اس کو بھی دیتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے اور اسے بھی جسے ناپسند کرتا ہے مگر دین صرف اس کو دیتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے پس جسے خدا دین عطا کرتا ہے تو اس سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔

﴿مسند احمد حدیث نمبر:2490﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی ہو۔ جو نقشہ اپنی جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے۔ لعلک باخع نفسک (۔) (الشعراء: 4) میں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رٹ لئے جاویں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیہ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔.......... تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔ اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں میں پھر کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً جب تک ایک مدت تک ہماری صحبت میں رہ کر یہ نہ سمجھے کہ میں اور ہو گیا ہوں، اسے فائدہ نہیں پہنچتا۔

فطرت اور عقلی حالت اور جذبات کی حالت میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہو جاوے، تو کچھ بات ہے؛ ورنہ کچھ بھی نہیں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ دنیا کے اشغال چھوڑ دو۔ خدا تعالیٰ نے دنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے، کیونکہ اس راہ سے بھی ابتلا آتا ہے اور اسی ابتلا کی وجہ سے انسان چور، قمار باز، ٹھگ، ڈکیت بن جاتا ہے اور کیا کیا بری عادتیں اختیار کر لیتا ہے، مگر ہر ایک چیز کی حد ہوتی ہے۔ دینی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو۔ پس ہم دنیوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا سے بھر دو۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے اور اس کی زبان پر نرا دعویٰ ہی رہ جاتا ہے۔ الغرض زندوں کی صحبت میں رہو تا کہ زندہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے۔‘‘

﴿ملفوظات جلد اول ص 351﴾

احمدی مصنفین رابطہ کریں

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

’’ریسرچ سیل‘‘ ایسی تمام کتب /اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف /مرتب /مترجم کا نام :
ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت:
ناشر/ طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

فون نمبرز آفس 0092476214953
رہائش 0476214313
موبائل 03344290902
فیکس نمبر 0092476211943
ای میل tahqeeqj@yahoo.com
tahqeeq@gmail.com
ayaz313@hotmail.com

﴿انچارج ریسرچ سیل ربوہ﴾

IAAAE سالانہ کنونشن کا التواء

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کا سالانہ کنونشن 22,21 نومبر 2009ء کو ہونا تھا۔ اب یہ کنونشن بعض بوجوہ ملتوی کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

﴿جنرل سیکرٹری IAAAE﴾

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر

نمبر 555

قرون اولیٰ کے مسلم تجار کے سفروں پر تحقیق

مذاہب عالم کی کتب میں قرآن منفرد کتاب ہے جس نے اپنے ماننے والوں کو پہلی بار تجارت کے ذریعہ عالمی سیر وسیاحت کا تصور دیا۔ (سورۃ جمعہ رکوع 2:)

اس سلسلہ میں مشہور عالم فرانسیسی مورخ ومحقق ڈاکٹر گستاولی بان کی لاجواب تحقیق کا ایک حصہ سپرد قرطاس کیا جاتا ہے۔ موصوف رقمطراز ہیں۔

''اس زمانہ میں جب کہ یورپ کو مشرق کے دور دراز حصوں کی خبر تک نہ تھی۔ جب کہ افریقہ باستثنا، چند سواحل کے ایک نامعلوم حالت میں تھا عربوں کے تعلقات تجارتی ہندوستان وچین اور وسط افریقہ اور یورپ کے غیر مشہور ممالک مثل روس اور سویڈن اور ڈنمارک کے ساتھ موجود تھے۔

اس وقت تک ان کی سیاحتوں کا بیان بہت ہی ناکامل طور سے ہوا ہے۔ سدی یو کے عالم نے بھی جو عربوں کی تاریخ سے اس قدر زیادہ واقف ہے محض ان ہی تعلقات کا ذکر کیا ہے جو عربوں نے شمالی یورپ کے ساتھ پیدا کئے تھے۔ اگرچہ ہمارا بیان بھی مختصر ہے لیکن ہم خیال کرتے ہیں کہ اس سے بخوبی ثابت ہوجائے گا کہ تجارتی ترقی کے لحاظ سے ان کا مثل ڈھونڈنے کے لئے ہمیں آج کل کی اقوام پر نظر ڈالنی پڑے گی۔

عربوں کے تعلقات ہندوستان کے ساتھ ابتدائے زمانہ تاریخی سے شروع ہوئے ہیں لیکن کل واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ قبل زمانہ اسلام وہ ہندوستان ہی کے لوگ تھے جو اپنی ملک کے پیداوار کو سواحل عرب تک لاتے تھے نہ یہ کہ عرب تاجران کی تلاش میں ہندوستان جاتے تھے اور جس وقت یمن کے بندروں (بندرگاہوں) سے ہندوستان کو جہاز جانے لگے وہ زمانہ آنحضرتؐ کی بعثت سے بہت ہی قریب تھا۔

اپنی حکومت قائم ہوجانے کے ساتھ ہی عربوں نے تعلقات تجارتی کو بہت بڑی وسعت اور ترقی دی۔ وہ بہت جلد ساحل کارومنڈل ملابار اور سومیٹرا اور جزائر بحر ہند کو فتح کرتے ہوئے جنوب چین تک پہنچ گئے عربوں کے تعلقات ہندوستان سے تین راستوں سے تھے جن میں سے ایک بری تھا اور دو بحری۔ بری راستہ کا کاروانوں کے ذریعہ سے سمرقند ودمشق وبغداد وغیرہ مشرق کے بڑے بڑے شہروں سے ہوکر ایران وکشمیر سے ہوتا ہوا ہندوستان پہنچتا تھا۔ جو تجار بحری سفر کو پسند کرتے تھے وہ خلیج فارس کے بندر سراف وغیرہ سے یا عربستان ہوکر بحراحمر کے بندروں سے علی الخصوص عدن سے روانہ ہوتے تھے جو تجارتی مال خلیج فارس میں پہنچتا تھا وہ بغداد کو جاتا تھا اور وہاں سے کاروانوں کے ذریعہ سے تمام قرب وجوار کے شہروں میں پہنچایا جاتا تھا۔ جو مال عدن آتا تھا وہ وہاں سے سوئینس اور پھر اسکندریہ اور اسکندریہ سے تمام شام کے سواحلی شہروں میں جاتا تھا اسکندریہ میں یورپ کے تجار جنوا۔ فلارینس۔ پیسا۔ کٹلونیا۔ وغیرہ سے اس مال کو لینے اور یورپ میں لے جانے آیا کرتے تھے پس گویا مصر کا ملک مشرقی اور مغربی تجارتوں کا مرکز بن گیا تھا۔ ہم اوپر بیان کرچکے ہیں کہ یہ عظیم تجارت خلفا کے لئے ایک بہت بڑا ذریعہ مداخل تھی۔

ان راستوں سے بہت قسم کا تجارتی مال آیا کرتا تھا مثلاً عدن میں چین اور ہندوستان کی پیداوار مصر وحبش کی پیداوار سے بدلی جاتی تھی۔ یعنی نوبہ کے غلام اور ہاتھی دانت اور سونے کے برادے اور چین کے حریر اور چینی برتنوں اور کشمیر کی شال اور مصالح اور عطریات اور بیش بہا لکڑیوں کا باہم بدل ہوتا تھا۔

ہندوستان کی وساطت سے عربوں کی تجارت چین کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے بہت قبل سے چلی آتی تھی۔ لیکن براہ راست تعلقات حکومت اسلام کے قیام کے بعد قائم ہوئے۔

مثل ہندوستان کے چین کو بھی بری اور بحری راستے دونوں جاتے تھے۔ بحری راستے سواحل عرب یا خلیج فارس کے بندروں سے شروع اور براہ راست چین کے جنوبی حصہ تک منتہی ہوتے تھے۔

عربوں کے اسفار چین کے کئی سفرنامے موجود ہیں۔ ان میں سے ایک بہت پرانا سفرنامہ وہ ہے جس کا ذکر ہم ایک دوسرے باب میں کرچکے ہیں اور جو سلیمان ایک عربی تاجر نے 850ء میں کیا تھا۔ چینیوں اور عربوں کے باہمی تعلقات کا پتہ ہمیں نہ فقط خلفاء کی ان اثاث البیت کی فہرستوں سے ہوتا ہے جن میں چینی صنعت کی اشیاء بکثرت ہیں بلکہ ان سفارتوں سے بھی جو وقتاً فوقتاً ان میں باہم ہوتی رہی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بحری راستہ زیادہ مستعمل نہ تھا اور کاروانوں کے ذریعہ سے برّی ہی راستہ زیادہ مستعمل اور زیادہ آسان تھا۔ چین کی پیداواریں جو سمرقند آتی تھیں وہاں سے براہ راست حلب کو اور یہاں سے مشرق کے کل بڑے شہروں میں پہنچائی جاتی تھیں۔

ایک کتاب میں جس کا نام ختائی نامہ ہے جو پندرہویں صدی عیسوی کے اخیر میں زبان فارسی میں شائع ہوئی اور جس کے بعض ابواب کا ترجمہ موسیو شیفر نے کیا ہے ایک مسلمان تاجر نے چین کے بری راستوں کا بیان لکھا ہے۔ یہ راستے تین ہیں ''ایک کشمیر ہوکر۔ دوسرا ختن ہوکر اور تیسرا منگولیا ہوکر''

اسی کتاب میں نہایت تفصیل کے ساتھ ان اشیائے تجارتی کا بیان ہے جو اس وقت چین میں فروخت ہوتی تھیں۔ بہت ہی تعجب ہوتا ہے کہ ان اشیاء میں شیر ببر بھی شریک ہیں۔ اس جانور کے بدل میں تیس ہزار تھان کپڑے کے دینے پڑتے تھے۔

تجار عرب چین میں جواہرات، مونگا، گھوڑے، سوتی کپڑے اور سرخ وینس کا کپڑا وغیرہ لے جایا کرتے تھے۔ اس کے بدلے وہ وہاں سے اطلس۔ کمخواب، چینی برتن چائے اور اقسام کی ادویہ لاتے تھے......

مغرب کے عرب افریقہ سے غربی کے ساتھ تعلقات رکھتے تھے اور مصر کے عرب افریقہ شرقی اور وسطی کے ساتھ یہ عرب صحاریٰ سے پار ہوکر نگریشیا کے سونے اور ہاتھی دانت اور غلاموں کی تلاش میں جاتے تھے۔

عربوں کی تحقیقات افریقہ میں بہت بڑے حصوں تک پہنچی تھی اور وہ ٹمبکٹو کے سے شہروں تک جہاں اس وقت تک اہل یورپ نہیں پہنچے ہیں پہنچ چکے تھے۔ سواحل اور ملک کے اندرونی حصوں میں بھی عربوں کی آمد ورفت برابر تھی..........

عربوں کے تعلقات یورپ کے ساتھ کئی راستوں کے ذریعہ سے مدت دراز تک رہے۔ ان میں سے ایک راستہ تو پرینیز پر سے تھا۔ دوسرا بحر متوسط سے اور تیسرا وہ راستہ تھا جو روس ہوکے دریائے والگا پر سے شمال یورپ کو جاتا تھا۔ اندلس کے عرب ان کے پہلے دو راستوں سے آمد ورفت رکھتے تھے اور مشرق کے عرب تیسرا راستہ سے۔

چونکہ عرب کئی صدی تک جنوب فرانس میں رہے ظاہر ہے کہ ان کے تعلقات پرینیز سے ہوکر تھے تاہم ان کے تجارتی اسفار بحر متوسط کے سواحل پر ہوا کرتے تھے اس ذریعہ سے انہیں ان اقوام سے معاملہ کرنا پڑتا تھا جو ان فرانسیسیوں سے جو عروج اندلس کے ہمعصر تھے تمدن اور تجارت میں ہر طرح زیادہ تھیں۔

چونکہ بحر متوسط ان ہی کے قبضہ میں تھا یہ اس کے کل یورپی اور افریقی بندروں میں اپنی حرفت اور اپنی زراعت کی پیداواروں کو پہنچایا کرتے تھے۔ روئی، زعفران، کاغذ، غرناطہ کا حریر۔ قرطبہ کا چمڑا طلیطلہ کی تلوار وغیرہ اشیاء تجارت میں سے تھیں............''

مسلم سیاحوں اور تاجروں کا احسان یورپ پر

فرانس کے اسی فاضل سکالر نے آخر میں اپنی تحقیق کا اختتام ان محققانہ الفاظ میں کیا ہے۔

''عربوں کے تسلط اخلاقی نے یورپ کی ان اقوام وحشی کو جنہوں نے رومیوں کی سلطنت کو تہ وبالا کردیا، انسان بنایا، ان کے علمی اور دماغی تسلط نے یورپ کے لئے علوم وفنون اور ادب وفلسفہ کا جس سے وہ بالکل ناواقف تھا دروازہ کھول دیا اور چھ صدی تک یہی عرب ہمارے استاد اور ہمیں تمدن سکھانے والے رہے۔

(''تمدن عرب'' صفحہ 695 تا 721 مترجم نواب جیون یار جنگ بہادر بی اے (کنٹب) بیرسٹر لاء منصرم چیف جسٹس ہائی کورٹ حیدرآباد دکن طبع اول 27 مئی 1936ء)

تحریک جدید کے سال نو کا اعلان

جیسا کہ حضور انور نے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 نومبر 2009ء میں دفتر اول کے بارے میں فرمایا ہے کہ دفتر اول کے تمام شاملین مخلصین کے کھاتہ جات زندہ ہوچکے ہیں۔ یہ مخلصین جماعت کی قربانیوں کا نتیجہ ہے جو کہ مبارکباد کے مستحق ہیں اب جبکہ حضور انور نے سال 76 کا اعلان فرما دیا ہے ان دفتر اول کے مرحوم مخلصین کے ورثاء سے درخواست ہے کہ دفتر اول کے مرحومین کی طرف سے نئے سال کے وعدہ جات دفتر ہذا کو بھجوا دیں اور جلد ادائیگی کا بھی اہتمام فرمائیں اور مسابقت الی الخیرات کے عظیم الشان ثواب سے بہرہ ور ہوں نیز عہدیداران جماعت مسابقت کی روح کے ساتھ وعدے بھجوانے کا اہتمام کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بازیافتہ نقدی

کسی دوست کی کچھ نقدی ملی ہے۔ جس کسی کی ہو نشانی بتا کر دفتر صدر عمومی سے حاصل کرلیں۔

(جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرمہ عابدہ پروین مبارک صاحبہ زوجہ مکرم بشارت الرحمٰن صاحب وصیت نمبر 24733 سے دفتر کا رابطہ نہیں ہو رہا ہے۔ لہٰذا اگر موصیہ خود یا ان کے کوئی عزیز یہ اعلان پڑھیں تو فوری طور پر دفتر سے رابطہ کریں یا موجودہ ایڈریس سے دفتر کو مطلع کریں۔ دفتر کے ریکارڈ میں ان کا آخری ایڈریس 14/7 دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

گمشدہ موبائل

مکرم نذیر احمد صاحب ابن مکرم عبدالحمید صاحب 9/9 دارالعلوم غربی ثناء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا موبائل Nokia 6300 مورخہ 8 نومبر 2009ء کو ساہی مارکیٹ دارالعلوم غربی حلقہ ثناء سے گھوڑ دوڑ والی سڑک پر جاتے ہوئے گر گیا ہے جس کسی کو ملا ہو وہ خاکسار کو پہنچا دیں۔ شکریہ

پبلشر وپرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) ۔ قیمت 5 روپے

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

حضرت مسیح موعود و خلفائے سلسلہ کی تحریرات کی روشنی میں

کتب حضرت مسیح موعود کے مطالعہ کی اہمیت

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

خدائے تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو ”سلطان القلم“ کے آسمانی خطاب سے نوازا گیا۔ آپ کی تحریر کی تعریف کرتے ہوئے غیر بھی بے اختیار کہہ اٹھے کہ

”وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو، وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں“۔

آیئے زیر نظر مضمون میں حضرت مسیح موعود کی تحریرات کے بارے میں چند اقتباسات کا مطالعہ کریں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی کتب کا مطالعہ کرنا کس قدر ضروری ہے۔

زندگی بخش باتیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں آیا لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا“ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 104)

روح القدس کی تائید

حضرت اقدس مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:۔

”میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔ بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے۔ ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے۔ قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا۔ طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 483)

یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔ میں ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خوارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔“ (سرالخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 ص 416)

اسی طرح تریاق القلوب میں بیان فرماتے ہیں۔

”میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میرے قلم سے قرآنی معارف چمک رہے ہیں۔ اٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے سکھوں میں سے یا یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ میں سے ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کو دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے۔“ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 ص 267)

بعثت کی غرض

حضور فرماتے ہیں:۔

”خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں“۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 38)

آپ فرماتے ہیں:۔

”سلسلہ تحریر میں میں نے اتمام حجت کے واسطے مفصل طور پر ستر، بہتر کتابیں لکھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک جداگانہ طور سے ایسی جامع ہے کہ اگر کوئی طالب حق اور طالب تحقیق ان کا غور سے مطالعہ کرے تو ممکن نہیں کہ اس کو حق و باطل میں فیصلہ کرنے کا ذخیرہ بہم نہ پہنچ جاوے۔ ہم نے اپنی عمر میں ایک بھاری ذخیرہ معلومات کا جمع کر دیا ہے۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 578)

حضور فرماتے ہیں:۔

اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے (۔) پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور (۔) کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے۔ کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو۔“ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 38)

پھر فرماتے ہیں۔

”ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہو تا کہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر عمل کرتے رہا کرو۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 502)

تکبر سے بچنے کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ“۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 403)

”سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے۔“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 361)

اور پھر آپ مزید تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

”میں پھر پکار کر کہتا ہوں اور میرے دوست سن رکھیں کہ وہ میری باتوں کو ضائع نہ کریں اور ان کو صرف ایک قصہ گو یا داستان گو کی کہانیوں ہی کا رنگ نہ دیں، بلکہ میں نے یہ ساری باتیں نہایت دلسوزی اور سچی ہمدردی سے جو فطرتاً میری روح میں ہے، کی ہیں۔ ان کو گوش دل سے سنو اور ان پر عمل کرو۔“ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 90)

ارشادات حضرت مصلح موعود

قرآن کریم کی تفسیر

”حضرت صاحب کی کتابیں پڑھو اور خوب یاد رکھو کہ حضرت صاحب کی کتابیں قرآن کی تفسیر ہیں“۔ (اصلاح نفس۔ انوار العلوم جلد 5 صفحہ 447)

اصلاح نفس کا ایک ذریعہ

”اصلاح نفس کے لئے دوسری چیز یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ لوگ باقاعدہ حضرت صاحب کی کتب کا مطالعہ نہیں کرتے۔ اگر ہر احمدی یہ کام کر لے کہ حضرت صاحب کی کسی کتاب کا روزانہ کم از کم صفحہ کا مطالعہ کیا کروں گا تو اس کا بہت بڑا فائدہ ہی ہے۔ حضرت مسیح موعود کی کتب میں روشنی اور وہ معارف ہیں جو قرآن کریم میں مخفی طور پر ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں تشریح فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ ایک ادنیٰ.......... آدمی بھی انہیں سمجھ سکتا ہے۔ اس وجہ سے آپ کی کتب بھی وہ نور اور ہدایت ہے جو قرآن کریم میں ہے۔“ (تقریر دلپذیر۔ انوار العلوم جلد 10 صفحہ 192)

ملائکہ کا نزول

”جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔ براہین احمدیہ خاص فیضان الٰہی کے ماتحت لکھی گئی ہے۔ اس کے متعلق میں نے دیکھا کہ جب کبھی میں اس کو لے کر پڑھنے کے لئے بیٹھا ہوں، دس صفحے بھی نہیں پڑھ سکا کیونکہ اس قدر نئی باتیں اور معرفت کے نکتے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں کہ دماغ انہیں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ تو حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں، ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ان کے ذریعہ نئے نئے علوم کھلتے ہیں۔ دوسری اگر کوئی کتاب پڑھو اتنا ہی مضمون سمجھ میں آئے گا جتنا الفاظ میں بیان کیا گیا ہو گا مگر حضرت صاحب کی کتابیں پڑھنے سے بہت زیادہ مضمون کھلتا ہے۔“ (ملائکۃ اللہ، انوار العلوم جلد 5 صفحہ 560)

بار بار پڑھنا ضروری ہے

”اللہ تعالیٰ نے جس قدر حضرت مسیح موعود پر افضال و انعام اور معارف اور حقائق کھولے ہیں اور جو صداقتیں (دین حق) میں پائی جاتی ہیں، وہ آپ کی کتب میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت (دین حق) کی حفاظت کا یہی انتظام فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا اور آپ پر اپنے انعامات کے دروازے کھول دیئے۔ پس بغیر ان کتب کو بار بار پڑھے اور قادیان میں کثرت سے آنے کے ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے وہ یاد رکھیں کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں، جب تک کہ سلسلہ سے کماحقہ واقفیت نہ پیدا ہو۔ مثلاً کوئی شخص کسی ایسے اعلیٰ درجہ کے مکان میں داخل ہو جس کی کوئی نظیر نہ ہو، مگر داخل ہوتے ہی آنکھیں بند کر لے تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ اس مکان کی خوبصورتی کو نہ تو دیکھ سکتا ہے اور نہ اس سے کچھ لطف اٹھا سکتا ہے یا اسی طرح کوئی نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا لیمپ ہو اس کی روشنی سے ایک ایسا شخص تو فائدہ اٹھا سکے گا جو اس سے بہت فاصلہ پر ہو، مگر وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا ہے جو قریب بیٹھا ہو، اگر اپنی آنکھیں بند کر لے۔ ایسا انسان تو خواہ اپنا منہ لیمپ کے اندر بھی لے جائے تو بھی اس کی روشنی سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال ہے ایسے انسان کا جو سلسلہ میں تو داخل ہو مگر اپنی آنکھوں سے کام نہ لے اور ان معارف اور حقائق کو نہ دیکھے جو خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رکھے ہیں۔“ (خطبات محمود جلد 5 ص 487)

بیش قیمت خزانہ

”حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے.......... اس لئے آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعود

کی تحریر کی ہوئی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں؟ تو میں کہوں گا کہ آپ کی ایک سطر کے مقابلے میں یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کروں گا مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لئے انتہائی کوشش صرف کر دوں گا۔ ہماری کتابیں کیا ہیں حضرت مسیح موعود نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کی تشریحیں ہیں۔''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1925ء صفحہ 39)

کتب حضرت مسیح موعود کا درس

''امراء اور پریذیڈنٹ اپنی اپنی جماعتوں میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود کی کتابوں کا درس دیں۔ یہ محض وعظ نہیں ہوگا کیونکہ یہ اپنے اندر مشاہدہ رکھتا ہے قرآن کریم وعظ نہیں بلکہ وہ مشاہدات پر حاوی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی کتب مشاہدات پر مبنی اور مشاہدات پر حاوی ہیں۔ ایک عام واعظ تو یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم میں اور احادیث میں یہ لکھا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے انبیاء یہ نہیں کہتے کہ فلاں جگہ یہ لکھا ہے بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل پر یہ لکھا ہے۔ ہماری زبان پر یہ لکھا ہے۔ ان کا وعظ ان کی سوانح عمری ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی کتب پڑھنے سے واعظ والا اثر انسان پر نہیں پڑتا بلکہ مشاہدہ والا اثر پڑتا ہے۔ جس طرح دعا نماز کا مغز ہے اسی طرح انبیاء کی کتب میں نصیحت کا مغز ہوتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ اور اس کے انبیاء کے کلام میں پایا جاتا ہے۔''

(خطبات محمود جلد 11 صفحہ 283-284)

الٰہی جلال اور قدرتی نظارہ

حضرت مصلح موعود نے 10 جولائی 1931ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

''حضرت مسیح موعود کی تحریروں کی روانی کی مثال ایسی ہے جیسے پہاڑوں پر برسا ہوا پانی بہتا ہے۔ بظاہر اس کا کوئی رخ معلوم نہیں ہوتا مگر وہ خود اپنا رخ بناتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں الٰہی جلال ہے اور وہ تصنع سے بالا ہے۔ جس طرح پہاڑوں کے قدرتی مناظر ان تصویروں سے کہیں زیادہ دلفریب ہوتے ہیں جو انسان سالہا سال کی محنت سے تیار کر کے میوزیم میں رکھتا ہے، اسی طرح حضرت مسیح موعود کی عبادت بھی سب سے فائق ہے۔ انسان کتنی محنت سے پہاڑ کی تصویر تیار کرتا ہے مگر کیا وہ پہاڑ کے اصل نظاروں کا کام دے سکتی ہے۔ لاکھوں روپیہ کے صرف سے سمندروں کی تصویریں تیار کی جاتی ہیں مگر جب سمندر جوش میں ہو تو کیا اس وقت کے نظاروں کا کام تصویر دے سکتی ہے۔ تصویر کے اندر نہ وہ دلکشی ہو سکتی ہے اور نہ ہیبت و شوکت۔ اسی طرح باقی سب تحریریں تصویریں ہیں مگر حضرت مسیح موعود کی تحریرات قدرتی نظارہ''۔ (روزنامہ الفضل 16 جولائی 1931ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

کتب کو کثرت سے پڑھا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

''پس یہ ہے ایک احمدی کا مقام اور اس کو سمجھنے کے لئے اور اس کو یاد رکھنے کے لئے پہلی اور آخری ضروری چیز یہ ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود کی کتب کو کثرت سے پڑھا کریں...... آج کے مسائل کو حل کرنے کے لئے، آج کی ذمہ داریوں کو نباہنے کے لئے اور یہ انقلاب عظیم جو اپنے عروج کی طرف حرکت میں آ گیا ہے اس حرکت کا ایک حصہ بننے کے لئے حضرت مسیح موعود کی کتب کا پڑھنا ضروری ہے۔

ایک بات میں بتا دوں اور میں اپنے تجربے سے کہتا ہوں اور علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود نے یہ جو تفسیر قرآنی ہمارے ہاتھ میں دی ہے وہ اتنی عظیم ہے کہ آپ کی کوئی کتاب لے لو چھوٹی ہو یا بڑی اور اس کو سو دفعہ پڑھو سو دفعہ ہی آپ کو اس میں سے نئے معانی نظر آ جائیں گے۔ یہ اس قسم کی تفسیر ہے۔ آپ کی کتب عام کتابوں کی طرح نہیں بلکہ خدا سے سیکھی ہیں۔ قرآن کریم کی یہ تفسیر .... حضرت مسیح موعود کو خدا نے سکھائی اور خدا خود آپ کا معلم بن گیا''۔ (مشعل راہ جلد 2 صفحہ 443)

''پہلی چیز تو یہ ہے کہ ایسے نوجوانوں کو حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہئے''۔

(مشعل راہ جلد دوم 2 صفحہ 203)

''حضرت مسیح موعود کی کتب بالخصوص درثمین کو کثرت سے پڑھیں اور دعا کرنے کی عادت ڈالیں''۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 11 / اکتوبر 1970ء)

غیر محدود مضامین

''بعض دفعہ حضور ایک فقرہ لکھتے ہیں اور آپ ساری عمر بھی گزار دیں تو اس فقرے کا مضمون ختم نہیں ہوگا۔ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود کی ایک کتاب کا ایک فقرہ اٹھایا اور پانچ سات خطبات جمعہ اس ایک فقرے پر دے دیئے۔ اتنا مضمون اس کے اندر بھرا ہوا تھا۔'' (مشعل راہ جلد دوم صفحہ 471)

''حضرت مسیح موعود نے (دین حق کی) تعلیم کو بڑی خوبی اور بڑے حسن اور بڑی وضاحت سے ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ مگر ایسے نوجوان جو اس خزانے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو توجہ دلائیں اور بتائیں کہ یہ وہ تعلیم ہے جسے آپ نے پیش کیا ہے...... یہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات ہیں جن پر آپ نے بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے...... پس یہ آپ نے اتنے عظیم خدا، اتنے طاقتور خدا، اتنے بلند خدا، اتنے وسعتوں والے خدا، اتنے کبیر خدا اور اتنے رزاق خدا جو ہر صفت میں یکتا اور واحد و یگانہ خدا ہے سے دنیا کو متعارف کرایا اور ہمیں یہ ہدایت فرمائی کہ ہر صفت کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤ اور قرآن کریم نے کہا ہے کہ تم اپنے قویٰ کی تربیت کر رہے ہو گے تو ان کی ہی تربیت نہیں ہوگی جب تک میری صفات سے اثر پذیر ہونے والے نہیں بنو گے یعنی میری صفات کا رنگ اپنے اندر پیدا نہیں کر رہے ہو گے۔ پس آپ نے عظیم تعلیم (دین حق) کی نہایت حسین رنگ میں بڑی واضح بیان کے ساتھ ہمارے سامنے رکھی۔ اس کی قیمت بتاؤں کتنی ہے۔ زمین و آسمان میں جتنی مخلوق ہے اس کی بھی وہ قیمت نہیں جو اس کی قیمت ہے''۔

(مشعل راہ جلد 2 صفحہ 207-208)

اہم نصیحت

''پس آج آپ کو میری نصیحت یہی ہے اور یہ بڑی بنیادی اور اہم نصیحت ہے اور میں اسے بار بار دہرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالیں اس کے نتیجہ میں آپ شیطان کے بیسیوں حملوں سے محفوظ ہو جائیں گے اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں آپ کی عزت ہوگی اور آپ کی زندگی کے کاموں میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔''

(مشعل راہ جلد 2 صفحہ 42)

تربیتی کلاس کے طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''اگر آپ یہاں سے یہ عہد کر کے جائیں گے کہ ہم روزانہ پانچ صفحات حضرت مسیح موعود کی کتب کے پڑھیں گے بلکہ میں پانچ کی شرط کو بھی چھوڑتا ہوں اگر آپ تین صفحات روزانہ پڑھنے کا بھی عہد کریں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تھوڑے عرصہ ہی میں آپ کے اندر ایک عظیم انقلاب پیدا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں گی اور خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے آپ کو اس قدر حصہ ملے گا کہ آپ دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے والے ہوں گے۔ تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے اس کے بعد آپ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس کے ایسے بندے بن جائیں گے جو اس کے پسندیدہ بندے ہوتے ہیں۔ آپ دنیا کے راہنما اور قائد بن جائیں گے اور خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ حاصل کریں گے لیکن اس قیادت اور راہنمائی اور خدا تعالیٰ کے فضل اور برکتوں کا حصول حضرت مسیح موعود کی بیان کردہ تفسیر قرآن کریم سے باہر نہیں ہوسکتا۔ سو میں آپ کو بار بار تاکید کروں گا کہ حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ تین صفحات روزانہ پڑھنا شروع کر دیں گے تو پھر آپ کو اس کی عادت پڑھ جائے گی اور اس کے نتیجہ میں آپ کی پڑھائی پر یا اگر آپ کوئی کام کر رہے ہیں تو آپ کے کام پر قطعاً کوئی اثر نہیں پڑے گا بلکہ یہ مطالعہ ان پر اچھا اثر ڈالے گا۔ اگر آپ میں کوئی پڑھنے والا ہے تو اس مطالعہ کے نتیجے میں اس کے ذہن میں جلا پیدا ہوگی اور اس کے اندر ایک نور پیدا ہوگا اور پھر وہ دوسرے مضامین کیمسٹری اور انگریزی وغیرہ کو بآسانی سمجھنے لگے گا اور امتحان میں اسے اچھے نمبر ملیں گے اور اگر وہ کوئی کام کر رہا ہے تو اس کے کام میں Efficiency پیدا ہو جائے گی۔'' (مشعل راہ جلد 2 صفحہ 45)

روزانہ آپ کی تحریرات کا مطالعہ کریں

''قرآن کریم کی وہ تفسیر جو آج کی ضرورتوں کو پورا کرنے والی ہے وہ حضرت مسیح موعود کی کتب میں پائی جاتی ہے اور حضرت مسیح موعود کی کتب اور وہ علوم جو ان کتب میں پائے جاتے ہیں ہر احمدی کی جان اور اس کی روح ہیں اگر آپ ان کتب سے یا ان کتب میں بیان کئے گئے علوم سے ناواقف ہیں تو گو احمدیت تو پھیل کر رہے گی اور اس کو مٹانا مشکل ہوگا۔ لیکن تم ایک ایسے مردہ جسم کی طرح ہو جاؤ گے جس میں جان نہیں ہوگی۔

پس وہ بنیادی نصیحت جو میں اپنے بچوں کو اس وقت کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کے پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ روزانہ حضرت مسیح موعود کی کسی کتاب یا آپ کے ملفوظات کا کوئی حصہ پڑھ لیا کریں۔ ملفوظات سے اگر آپ شروع کریں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ ان میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں وہ عام فہم ہیں اور جن الفاظ میں انہیں اخبارات نے محفوظ کیا ہے وہ بھی آسان اور عام فہم ہیں ان میں مثلاً مختلف سوالات کے جوابات ہیں جو حضرت مسیح موعود پر کئے گئے یا ان سوالات کا جواب جو حضرت مسیح موعود نے دیا ہے''۔ (مشعل راہ جلد 2 صفحہ 45)

''کتنا ہی بدبخت ہے وہ بچہ جس کا باپ اس کو روحانی ورثہ سے محروم کر رہا ہے جو حضرت مسیح موعود نے اس زمانہ میں دوبارہ لا کر ہمیں دیا ہے اور کتنا ہی بدبخت ہے وہ باپ جسے یہ تو خیال ہے کہ اس کی مادی دولت اور جائیداد تو اس کی اولاد میں بطور ورثہ کے جائے لیکن اسے یہ خیال نہیں کہ یہ روحانی ورثہ اور .... کا یہ کھویا ہوا مال جو ہمیں حضرت مسیح موعود کے طفیل اس زمانہ میں دوبارہ ملا ہے اس کی اولاد میں نہ جائے۔

(الفضل 26 دسمبر 1956ء صفحہ 2)

تحریرات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

حمد کی راہ

''کیسی پیاری راہ حمد کی ہمارے لئے آپ نے معین کر دی ہے۔ انکساری اور عاجزی کی کیسی حسین شاہراہ ہمارے لئے کھول دی ہے۔ یہ وہی شاہراہ ترقی (دین حق) ہے جس پہ چل کر ہمیں فتوحات نصیب ہوں گی۔ یہ وہی رستہ ہے جس رستے سے خدا ملتا ہے۔ بے شمار رحمتیں ہوں حضرت اقدس مسیح موعود پر کہ جنہوں نے انانیت کی ساری راہیں بند کر دیں اور

عاجزی کی ساری راہیں کھول دیں۔ ایک ایک شعر، ایک ایک مصرعہ، ایک ایک لفظ سچائی میں ڈوبا ہوا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کا کلام ہی آپ کی سچائی کی دلیل ہے۔ کوئی سعید فطرت انسان اگر اس کلام کو سنے تو ممکن نہیں ہے کہ وہ اس کلام کے کہنے والے کے حق میں اس کی سچائی کی گواہی نہ دے۔ حیرت انگیز طور پر پاکیزہ جذبات، عشق میں ڈوبا ہوا یہ کلام سن کر روح پر وجد طاری ہو جاتا ہے۔

جب یہ کلام پڑھا جا رہا تھا تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ وہ احمدی نوجوان جو یہ کہتے ہیں کہ ہم دعوۃ الی اللہ کیسے کریں؟ ہمیں دلائل یاد نہیں، ہمیں ملکہ نہیں کہ مناظرہ کر سکیں، ہمیں عربی نہیں آتی ہمیں استدلال کا طریق معلوم نہیں، میں سوچ رہا تھا کہ انہیں اس سے زیادہ اور کس چیز کی ضرورت ہے کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود کا کلام یاد کریں اور درویشوں کی طرح گاتے ہوئے قریہ قریہ پھریں اور اسی کلام کی منادی کریں اور دنیا کو بتائیں کہ وہ آ گیا ہے جس کے آنے کے ساتھ تمہاری نجات وابستہ ہے۔

ایسا پُر اثر کلام، ایسا پاکیزہ کلام، ایسا حکمتوں پر مبنی کلام، خدا کی حمد کے گیت گاتا ہوا ایسا کلام جس کے متعلق بے اختیار یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ:

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

حقیقت یہ ہے کہ جب حضرت اقدس مسیح موعود نے یہ شعر کہا ہوگا تو یقیناً اور لازماً آسمان پر ملائکہ بھی آپ کے ہم آواز ہو کر یہ شعر گا رہے ہوں گے اور وہ ساری حمد آپ کے پیچھے پڑھ رہے ہوں گے جو خدا کی حمد میں آپ نے اظہار محبت اور عشق کیا"۔
(مشعل راہ جلد 3 صفحہ 43-44)

تحریرات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"..........اس زمانے میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود کی تفاسیر اور علم کلام سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اگر قرآن کو سمجھنا ہے یا احادیث کو سمجھنا ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ یہ تو بڑی نعمت ہے ان لوگوں کے لئے جن کو اردو پڑھنی آتی ہے کہ تمام کتابیں اردو میں ہیں۔ اکثریت اردو میں ہیں، چند ایک عربی میں بھی ہیں۔ پھر جو پڑھے لکھے نہیں ان کے لئے بیوت الذکر میں درسوں کا انتظام موجود ہے ان میں بیٹھنا چاہئے اور درس سننا چاہئے۔ پھر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور ایم ٹی اے والوں کو بھی مختلف ملکوں میں زیادہ سے زیادہ اپنے پروگراموں میں یہ پروگرام بھی شامل کرنے چاہئیں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود کے اقتباسات کے تراجم بھی ان کی زبانوں میں پیش ہوں۔ جہاں جہاں تو ہو چکے ہیں اور تسلی بخش تراجم ہیں وہ تو بہر حال پیش ہو سکتے ہیں اور اسی طرح اردو دان طبقہ جو ہے، ملک جو ہیں، وہاں سے اردو کے پروگرام بن کے آنے چاہئیں۔ جس میں زیادہ سے زیادہ حضرت اقدس مسیح موعود کے اس کلام کے معرفت کے نکات دنیا کو نظر آئیں اور ہماری بھی اور دوسروں کی بھی ہدایت کا موجب بنیں"۔
(الفضل انٹرنیشنل 25 جون 2004ء)

بے بہا خزانہ

"سب سے پہلے تو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے، دینی علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی طرف رجوع کریں، ان کو پڑھیں کیونکہ آپ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے بھی راستے کھل جاتے ہیں۔ اس لئے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں، وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو ان کے دنیادار پروفیسران کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب پڑھیں اس بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں یہ سوچ کر نہ بیٹھ جائیں کہ اب ہمیں کس طرح علم حاصل ہو سکتا ہے۔ اب ہم کس طرح اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں"۔ (الفضل انٹرنیشنل 2 جولائی 2004ء)

پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود کی تفسیر پڑھیں۔ یہ تفسیر بھی تفسیر کی صورت میں تو نہیں لیکن بہر حال ایک کام ہوا ہے کہ مختلف کتب اور خطابات سے، ملفوظات سے حوالے اکٹھے کر کے ایک جگہ کر دیئے گئے ہیں اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کر کے احمدیت سے دور تو نہیں جا رہا"۔ (روزنامہ الفضل 7 دسمبر 2004ء)

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

امن کی تلاش میں بعض اہم دعائیں

آنحضرت ﷺ کا اللہ تعالیٰ سے ایسا کامل تعلق تھا اور آپؐ کی ایسی اعلیٰ شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو ان چیدہ چیدہ حالات سے مطلع کیا جو مختلف انبیاء کو پیش آتے رہے اور وہ دعائیں بھی بتلائیں جو ان مخدوش حالات میں اللہ تعالیٰ نے ان کو سکھائیں اور وہ دعائیں انہوں نے اپنے رب رحیم سے کیں اور قبولیت دعا کے نشان ظاہر ہوئے۔ جنہیں ایک جہان نے مشاہدہ کیا۔ غالباً یہ اس لئے بھی تھا کہ آنحضرتؐ کو اپنے زمانہ نبوت میں جو کہ قیامت تک ممتد ہے ان سے ملتے جلتے حالات پیش آنے تھے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے ان مسنون دعاؤں اور ان مسنون دعاؤں کے علاوہ بھی اپنے رب سے اتنی کثرت سے دعائیں کیں اور آگے آپؐ کے عشاق اور جاں نثاروں نے بھی کہ زمین و آسمان بھر گئے اور انہوں نے خدا کے عرش کو ہلا دیا۔ قرآن کریم نے حضرت رسول کریم ﷺ کو کامل اسوہ قرار دیا ہے اور جس کی پیروی کرنے کی ترغیب دی ہے اور آنحضرتؐ کے علاوہ تمام انبیاء میں سے ایک استثناء کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کی امن عامہ کے لئے دعائیں

قرآن کریم میں ہے کہ اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب ابراہیمؑ نے یہ دعا کی کہ اے میرے رب! اس جگہ کو پُر امن شہر یا ملک بنا دے اور اس کے باشندوں میں سے جو بھی اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان لائیں انہیں ہر قسم کے پھل عطا فرما۔ (البقرہ: 127)

اور اے مخاطب اس وقت کو یاد کر جب ابراہیمؑ نے دعا کرتے ہوئے کہا تھا کہ اے میرے رب! اس شہر کو امن والی جگہ بنا اور مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے دور رکھ کہ ہم معبودان باطلہ کی پرستش کریں۔
(ابراہیم: 36)

بتوں کے سلسلہ میں آپ سے جو کارروائی عمل میں آئی اس کا ذکر سورۃ الانبیاء آیات 52 تا 71 میں ملتا ہے۔

فرمایا اس کی قوم نے غصے میں آ کر کہا کہ اس شخص کو جلا دو اور اپنے معبودوں (بتوں) کی مدد کرو اگر تم نے کچھ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ تب ہم (اللہ تبارک و تعالیٰ) نے کہا۔ اے آگ! تو ابراہیم کے لئے ٹھنڈی ہو جا اور اس کے لئے سلامتی کا باعث بھی بن جا۔

حضرت ابراہیمؑ کی اپنے رب کے حضور یہ حالت تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ہر وقت شکر ادا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میرا رب وہ ہے جس نے مجھے تخلیق کیا اور مجھے ہدایت بھی دے گا اور جس کی صفت یہ ہے کہ وہی مجھے کھانا کھلاتا اور وہی مجھے پانی پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے اور جو مجھے مارے گا اور پھر زندہ کرے گا اور وہ ایسا ہے کہ میں امید کرتا ہوں کہ وہ میرے گناہ جزا و سزا کے وقت مجھے معاف کر دے گا۔ پس اے میرے رب! مجھے صحیح تعلیم عطا کر اور نیکوں میں شامل کر اور بعد میں آنے والے لوگوں میں ایک ہمیشہ قائم رہنے والی تعریف بخش اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔
(الشعراء: 79 تا 86)

اور پھر خدا سے عرض کرتے ہیں۔

اے ہمارے رب! ہم تجھ پر توکل کرتے ہیں اور تیری طرف جھکتے ہیں اور تیری طرف ہی ہم کو لوٹ کر جانا ہے اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنا یعنی ان لوگوں کے لئے ابتلاء نہ بنا جنہوں نے کفر کیا اور اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے یقیناً تو بہت غالب اور حکمت والا ہے۔
(الممتحنہ: 6,5)

اصحاب کہف کی دعا

سورۃ الکہف آیت 11 میں اصحاب کہف کی ایک دعا کا ذکر ہے جس کا تفسیری ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے قلمی نوٹس میں اس طرح ہے۔

"اے واحد و یگانہ رب! ہم صرف تیرے ہی بندے ہیں۔ صرف تجھ پر ہمارا توکل ہے اور تجھ ہی سے ہم دعا کرتے ہیں کہ تنگی اور ظلم کے ان ایام کو دور فرما اور آزادی اور کامیابی کا راستہ نکال"۔

اللہ کی پناہ میں آنے کی دعائیں

فرعون نے کہا مجھے چھوڑ دو تا میں موسیٰ کو قتل کروں اور چاہئے کہ وہ اپنے رب کو پکارے میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ وہ تمہارے دین کو بدل نہ دے یا ملک میں کوئی فساد پیدا نہ کر دے اس پر موسیٰ نے کہا میں اپنے رب سے اور تمہارے رب سے ہر متکبر کی شرارت سے جو یوم حساب پر ایمان نہیں لاتا پناہ مانگتا ہوں۔
(المومن: 28,27)

نیز کہا اور میں اپنے رب اور تمہارے رب سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم جلد بازی میں مجھے سنگسار نہ کرو۔
(الدخان: 21)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

"یہ دعا میری مجربہ ہے"۔
(حقائق الفرقان جلد سوم ص 569)

اور تو کہہ دے اے میرے رب! میں سرکش لوگوں کی شرارتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے بھی کہ وہ میرے سامنے آجائیں۔ (المومنون:99,98)

حضرت یوسفؑ کی ایک بچپن کی دعا

حضرت یوسفؑ کی ایک بچپن کی دعا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے تفسیری نوٹس میں درج ہے جس کا ترجمہ آپ نے یہ کیا ہے۔

"اے میرے ہتھیار میرے مصائب میں اور میرے مونس میری وحشت کے وقت اور اے رحم کرنے والے میری غربت اور اے میری گھبراہٹ کے دور کرنے والے اور اے میری دعا کے قبول کرنے والے اور اے میرے معبود اور میرے باپ دادوں کے معبود ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے معبود! میری چھوٹی عمر پر رحم کر اور میرے ضعیف رکن پر رحم فرما اور میرے حیلہ کے کم ہونے پر رحم کر۔ اے حی! اے قیوم! اے صاحب جلال و اکرام!

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 575,574)

اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی جامع دعائیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ...... ان دونوں سورتوں میں اس تاریک زمانہ سے خدا کی پناہ مانگی گئی ہے"۔ (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 ص 218)

"کہہ میں شریر مخلوقات کی شرارتوں سے خدا کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات سے خدا کی پناہ میں آتا ہوں یعنی یہ زمانہ اپنے فساد عظیم کے رو سے اندھیری رات کی مانند ہے۔ سو الٰہی قوتیں اور طاقتیں اس زمانہ کی تنویر کے لئے درکار ہیں۔ انسانی طاقتوں سے یہ کام انجام ہونا محال ہے"۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اول ص 507)

"وہ جو انسانوں کا پروردگار اور انسانوں کا بادشاہ اور انسانوں کا خدا ہے۔ میں وسوسہ انداز خناس کے وسوسوں سے اس کی پناہ مانگتا ہوں وہ خناس جو انسانوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے جو جنوں اور آدمیوں میں سے ہے"۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 ص 272 حاشیہ)

مؤطا امام مالک (حدیث کی کتاب) میں ایک دعا ہے میں اپنے عظیم شان والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ جس سے عظیم تر کوئی شئے نہیں اور ان کامل اور مکمل کلمات کی پناہ بھی کہ جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کرسکتا اور اللہ کی تمام نیک صفات جو مجھے معلوم ہیں یا معلوم نہیں معلوم ان سب کی پناہ طلب کرتا ہوں اس مخلوق کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا اور پھیلایا۔

سفر طائف سے واپسی پر سخت اذیت اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے آنحضورؐ نے اس طرح مناجات کیں اور پناہ کے طلبگار ہوئے۔

"اے میرے رب! میں اپنے ضعف قوت اور قلت تدبیر اور لوگوں کے مقابلہ میں اپنی بے بسی کی شکایت تیرے ہی پاس کرتا ہوں۔ اے میرے خدا تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے اور کمزوروں اور بیکسوں کا تو ہی نگہبان و محافظ ہے اور تو ہی میرا پروردگار ہے...... میں تیرے ہی منہ کی روشنی میں پناہ کا خواستگار ہوں کیونکہ تو ہی ہے جو ظلمتوں کو دور کرتا اور انسان کو دنیا و آخرت کے حسنات کا وارث بناتا ہے"۔

(سیرت خاتم النبیین مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ص 182)

ٹل جائے جو بھی آئے مصیبت خدا کرے

حضرت ایوبؑ نے اپنے رب کو یہ کہتے ہوئے پکارا کہ مجھے شیطان نے بہت دکھ اور عذاب دیا ہے اور مجھے تکلیف نے آ پکڑا ہے (پس تو رحم کر) تو تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(ص:42، انبیاء:84)

حضرت یونسؑ نے بھی مصائب میں اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر کمزوری سے پاک ہے میں ہی ظالم تھا جو ایک توبہ کرنے والی قوم پر عذاب کا متمنی رہا۔ (الانبیاء:88)

حضرت مسیح موعود نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو یہ دعا سکھائی۔

اے میرے محسن اور اے میرے خدا میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بیشمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس گناہ سے نجات بخش کہ بغیر تیرے کوئی چارہ گر نہیں۔

(مکتوبات احمد جلد 2 ص 10 جدید ایڈیشن)

ایک نہایت جامع دعا

سورۃ فاتحہ کے کئی نام ہیں ایک نام الکنز ہے اور ایک نام الصلوٰۃ بھی ہے گویا یہ سورۃ دعاؤں کا خزانہ بھی ہے۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کی بعثت سے پانچویں خلافت تک جتنی بھی روحانی تحریکات ہوئیں ان سب میں سورۃ فاتحہ کی دعا پر بہت زور دیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس بارے میں ایک بڑا معرفت کا نکتہ بیان کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا کی ہستی ایسی ہے کہ ہر لحظہ اس کی شان بدل رہی ہے......اور سورۃ فاتحہ کے شیشوں سے آپ خدا کی بدلتی ہوئی شان دیکھ سکتے ہیں۔ یہ سورۃ فاتحہ وہ آلہ ہے۔ جیسے دور بین یا خورد بین۔ بعض چیزوں کو خاص، نہج سے، قریب سے، دور سے دیکھنے کے لئے اس قسم کے آلے یا کیمرے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح سورۃ فاتحہ کو بھی ایک صاحب بصیرت انسان خدا تعالیٰ کی صفات دیکھنے اور اس کی نئی نئی شانیں دیکھنے میں استعمال کرسکتا ہے۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص 12 خطبہ جمعہ فرمودہ 30 نومبر 1990ء)

فرمایا:۔

یہ ہے تو ایک دعا لیکن ایک ایسے برتن کی طرح ہے جسے ہم نے اپنے جذبات اور اپنی امنگوں سے بھرنا ہے اور اپنے خیالات اس میں ڈال کر ان کو خیالات کو دعاؤں میں تبدیل کرنا ہے ...... اے وہ خدا جس کا حسن سورۃ فاتحہ نے ہم پر ظاہر فرمایا ہے۔ ہم تیری عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن تیری مدد کے بغیر یہ ممکن نہیں۔ پس ہم تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں کہ عبادت کا حق ادا کریں۔......اے خدا ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور اس معاملے میں تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا کیونکہ اس راستے پر چلنا تیری مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص 155)

پھر فرماتے ہیں:۔

صراط الذین انعمت علیھم (میں) نعمتیں حاصل کرنے والوں کا راستہ مانگا جارہا ہے۔

......غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

......اس مضمون کو محدود تصور کے ساتھ اپنے ذہن میں نہ جمائیں بلکہ وسیع تصور کے ساتھ ذہن میں جمائیں اور ساری دنیا میں ہر وہ قوم جو بعض غلطیوں کی وجہ سے خدا کی نظر میں مغضوب ٹھہری اس سے بچنے کے لئے دعا کریں اور ہر وہ قوم جو گمراہ ہوگئی اور اپنی بعض نیکیاں بھی قائم رکھیں لیکن بعض بدیوں میں بھی مبتلا ہوئی۔ اچھے برے کو ملا دیا اور اسی طرح خدا نے انہیں گمراہ قرار دیا۔ خواہ وہ مشرق کی قوم ہو یا مغرب کی قوم ہو۔ خواہ وہ (-) سے باہر ہو یا (-) کے اندر ہو، ہر ایسی قوم سے بچنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص 109)

امن کی تلاش اور امن کے قیام اور خلیفہ وقت کی تحریک دعا کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہمیں کثرت سے وہ دعائیں کرنی چاہئیں جن میں سے بعض کی نشاندہی کی گئی ہے اور کثرت سے اس پاک وجود پر درود وسلام بھیجنا چاہئے جو خدا کا سب سے پیارا رسول اور اس کا بندہ ہے۔

ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

بھڑ کی ساخت

بھڑ ایک اڑنے والا کیڑا ہے۔ جب بھڑ ڈنگ مارتی ہے تو جسم کا وہ حصہ جہاں اس نے ڈنگ مارا ہو سوج جاتا ہے اور درد کرتا رہتا ہے۔ اگر کبھی آپ کو بھڑ کاٹ لے تو فوراً اس جگہ پر شہد، پھٹکری یا چونا لگالیں اس سے تکلیف فوراً کم ہو جاتی ہے۔

بھڑ بھی کیڑے مکوڑوں کے اسی گروپ سے تعلق رکھتی ہے۔ جس سے شہد کی مکھیاں یا چیونٹیاں رکھتی ہیں۔ ان کے دو گروپ ہوتے ہیں۔ ایک گروپ میں ہر بھڑ اکیلی رہ کر کام کرتی ہے۔ دوسرے گروپ میں بہت سی بھڑیں مل کر کام کرتی ہیں۔ دیکھنے میں تمام بھڑ ایک جیسی لگتی ہیں۔ مادہ بھڑ کی یہ نشانی ہے کہ اس کے جسم کے نچلے حصے میں سلنڈر کی شکل کا لمبا سا ڈنگ ہوتا ہے۔ جس میں زہر بھرا ہوتا ہے۔ ان کے منہ اس طرح بنے ہوتے ہیں کہ یہ چاہیں تو کھانا کھالیں یا چاہیں تو رس چوس لیں۔ بھڑیں خود تو پھلوں کا جوس پی لیتی ہیں ہمیشہ شہد پر ہی پلتی ہیں اور کچھ چھوٹے موٹے کیڑے کھا کر ہی گزارہ کرلیتی ہیں۔ لیکن ان کے بچے اپنی خوراک کے بارے میں بڑی پسند اور ناپسند رکھتے ہیں۔ ان کی مائیں اپنے بچوں کی اس ضد کو ضرور پورا کرتی ہیں۔ ویسے تو تمام کیڑے مکوڑے بڑے دلچسپ طریقوں سے اپنے بچے پالتے ہیں۔ لیکن بعض کیڑے اس سلسلے میں بڑی مہارت دکھاتے ہیں۔ جیسے کے بھڑ دکھاتی ہے۔ کچھ بھڑیں اپنے بچوں کے لئے مٹی کے چھوٹے چھوٹے گھر بناتی ہیں۔ جو درختوں، دروازوں یا دیواروں پر کسی بھی موزوں جگہ پر بنائے جاتے ہیں۔ کچھ کاغذ سے گھونسلے بناتی ہیں اور کچھ لکڑی میں سوراخ کرلیتی ہیں۔ جب گھر تیار ہو جاتے ہیں۔ تو مائیں اپنے بچوں کے لئے شکار کی تلاش میں نکل جاتی ہیں۔ تاکہ گھروں میں راشن جمع کرسکیں۔ کچھ بچے صرف مکڑیاں کھانا پسند کرتے ہیں۔ کچھ کو بیٹلز پسند ہوتے ہیں کچھ کو پتنگے پسند ہوتے ہیں اور کچھ ایسے ہوتے ہیں۔ جو سب کچھ کھاسکتے ہیں۔ لیکن ان کی شرط یہ ہوتی ہے کہ چیز زندہ ہو۔ چنانچہ ان بچوں کی مائیں اپنے بچوں کی پسند کی تلاش میں دور دور تک اڑ جاتی ہیں اور جب انہیں مطلوبہ شکار مل جاتا ہے تو وہ اسے اپنے جبڑوں میں جکڑ کر ساکت کر دیتی ہیں اور پھر بڑی مہارت سے شکار کے نروس سسٹم Nervous System میں اپنا زہریلا ڈنگ داخل کر دیتی ہیں۔ ان کے جسم میں داخل ہونے والا یہ زہر ان کو مارتا نہیں ہے بلکہ وہ مفلوج ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ یہ زندہ اور تازہ کھانا ان بچوں کے لئے تیار رہتا ہے جو مردہ چیزیں پسند نہیں کرتے۔ سوشل بھڑوں کی یہ نشانی ہے کہ ان کے پر پنکھے کی طرح اوپر کو اٹھے ہوئے ہوتے ہیں جبکہ تنہا رہ کر کام کرنے والی بھڑ کے پر اس کی کمر پر سیدھے ہوتے ہیں۔

تبصرہ

تعمیر و ترقی پاکستان میں
جماعت احمدیہ کا مثالی کردار

مصنف: پروفیسر محمد نصر اللہ راجا
ایڈیشن: سوم (اضافہ شدہ)
صفحات: 556

تاریخ واستحکام پاکستان میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان خدمات تاریخ پاکستان کا بہت روشن باب ہے جس کو گزشتہ 62 سالوں میں گدلا کرنے کی بے حد کوشش کی گئی ہے اور گویا سیاہی لے کر جگہ جگہ سے جماعت اور اس کے فرزندوں کا نام مٹانے کے لئے ہر حربہ بروئے کار لایا گیا ہے لیکن سچائی عارضی طور پر دب تو سکتی ہے مستقل فنا نہیں ہوسکتی۔ اس لئے ایک تو غیر متعصب اور جرأت مند دانشور اپنی کتب، اخبارات اور رسائل میں جماعت احمدیہ یا جماعت سے تعلق رکھنے والے پاکستانی فرزندوں کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ دوسرے باوجود تعصب کے شدید مخالف بھی احمدی کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔

پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب کی یہ خوبی اور مفید مشغلہ ہے کہ وہ ایسے تمام حوالوں کو نہ صرف جمع کرتے رہتے ہیں بلکہ وقتاً فوقتاً خوبصورت عناوین اور دلکش اشعار کے ساتھ مضامین کی شکل میں شائع کرواتے رہتے ہیں۔

اس مضمون پر مکرم راجا صاحب خوب مہارت حاصل کر چکے ہیں اور جماعت کے ساتھ ہونے والی ناانصافی اور ناقدری کے دکھ کو محسوس کرتے ہوئے انہوں نے کتاب تعمیر وترقی پاکستان اور جماعت احمدیہ کا 1990ء میں پہلا ایڈیشن شائع کیا اب بہت سے نئے حوالوں کے ساتھ تیسرا ایڈیشن ''تعمیر و ترقی پاکستان میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار'' کے نام سے شائع ہوا ہے۔

پاکستان کی تعمیر وترقی میں تو پاکستانی احمدی افراد ہمہ وقت مصروف ہیں بلکہ قیام پاکستان میں احمدی سپوتوں نے دن رات کی محنت اور لگن کے ساتھ وہ روشن کارنامے سرانجام دیئے جو تاریخ پاکستان میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ انہوں نے قیام پاکستان کے لئے نام ونفع کے بغیر 24 گھنٹے وقف کئے رکھے اور تاریخ پاکستان کا حصہ بننے والے یہ حقائق دن بدن واضح ہوتے چلے جا رہے ہیں جبکہ غیر بھی ان تاریخی حقائق کو تسلیم کرتے ہیں اور اپنی تحریروں میں ان کو باقاعدہ جگہ دیتے ہیں اور برملا یہ اقرار کررہے ہوتے ہیں کہ قیام پاکستان، اس کی تعمیر و ترقی اور تزئین کے لئے جماعت احمدیہ نے بھی کسی سے کم قربانی نہیں دی ہوئی اور وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ احمدیوں کی قربانیوں کے تذکرہ کے بغیر تاریخ پاکستان مکمل نہیں ہوسکتی۔

مصنف نے زیرتبصرہ کتاب میں تاریخی حوالوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ جماعت احمدیہ اور اس کے فرزند محبان وطن ہیں، مظلوم کشمیریوں کے حق میں جماعت احمدیہ کی بھرپور اور بے لوث خدمات، پاکستان کی تعمیر، دفاع اور استحکام کے لئے جماعتی فرزندوں کی قابل رشک قربانیاں نیز جماعت کے ان عظیم مشاہیر کی خدمات جو سیاست وعالمی قانون، سائنس وٹیکنالوجی، منصوبہ بندی واقتصادیات اور میدان حرب اور دفاع وطن کے میدانوں میں انہوں نے سرانجام دیں۔ ان میں سے چند مشہور اسماء گرامی یہ ہیں۔ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب، نوبیل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) عسکری خدمات انجام دینے والے افراد کی ایک بہت بڑی تعداد ہے۔

زیرنظر کتاب کو مصنف نے 41 مختلف حصوں یا ابواب میں تقسیم کیا ہے اور 42واں اس کا اشاریہ ہے جس میں اسماء، مقامات اور کتابیات کے حوالے سے تفصیلی انڈیکس شامل کیا گیا ہے۔ ان ابواب میں سے چیدہ چیدہ مندرجہ ذیل ہیں جماعت کے سپوتوں کی خدمات، تحریک آزادی کشمیر میں حضرت مصلح موعود اور جماعت احمدیہ کا تاریخ ساز کردار، پاکستانی کمانڈر انچیف کا خراج تحسین، قیام پاکستان میں حضرت مصلح موعود اور جماعت احمدیہ کا بے لوث اور فیصلہ کن کردار، میدان سیاست اور بین الاقوامی قانون کا بطل جلیل، باؤنڈری کمیشن کے سامنے سرظفر اللہ خان نے مسلم لیگ کا کیس بہترین طریقے سے پیش کیا اور اقوام متحدہ کے لئے بطور رئیس الوفد انتخاب اور عرب دنیا کی بے مثال خدمات، پاکستان کے پہلے اور نامور وزیر خارجہ سرظفر اللہ خان کی شخصیت اور خدمات کے بارے میں خراج تحسین کا سلسلہ، ڈاکٹر عبدالسلام کے قائم کردہ اعلیٰ بین الاقوامی اداروں کا تذکرہ، پاکستان کا واحد نوبیل پرائز ہولڈر، حضرت صاحبزادہ مظفر احمد صاحب کی عہد ساز شخصیت، بطور اقتصادی مشیر گرانقدر خدمات، محترم صاحبزادہ صاحب کی شاندار ملکی اور غیر ملکی خدمات کا تذکرہ، میدان جنگ کے دو ممتاز ہیرو محاذ کشمیر کا عظیم ہیرو جنرل اختر حسین ملک، دفاع وطن کا حق ادا کرنے والا ہیرو جنرل عبدالعلی ملک وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو نافع الناس بنائے اور مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(ع۔س۔خ)

☆☆☆

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 نومبر 2009ء کو قبل از نماز ظہر بمقام بیت فضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم عبدالرشید مغل صاحب

مکرم عبدالرشید صاحب کو لیئرز وڈ۔ یو کے 2 نومبر کو ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ مرحوم کی عمر 52 سال تھی۔ آپ کے دادا حضرت ملک محمد جمال صاحب (آف ترگڑی) حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ نیک، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ امۃ الرزاق صاحبہ

مکرمہ امۃ الرزاق صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی محمد اسحٰق صاحب مرحوم 25 اکتوبر 2009ء کو فیصل آباد میں وفات پاگئیں۔ آپ نہایت نیک، ملنسار، منکسر المزاج صلہ رحمی کرنے والی اور غریب پرور خاتون تھیں۔ گھر میں آنے والے تمام مہمانوں کی بہترین مہمان نوازی کرتیں۔ 1974ء میں آپ کے خاوند کے کاروبار پر غیر احمدی شراکت داروں نے ناجائز قبضہ کرلیا تھا۔ آپ کے خاوند اور تین بیٹے اسیر راہ مولا رہ چکے ہیں۔ تمام ابتلاؤں کو نہایت حوصلہ سے برداشت کیا اور تنگی ترشی ہر حال میں نہایت صابر وشاکر تھیں۔ بچوں کی نیک تربیت کی اور ان میں خدمت دین کا شوق پیدا کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 9 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ آسٹریا اور مکرم ملک امان اللہ صاحب مربی سلسلہ لاہور کی خوشدامن تھیں۔

مکرمہ امۃ الحفیظ قمر صاحبہ

مکرمہ امۃ الحفیظ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم قمر اجنالوی صاحب مرحوم 29 اکتوبر 2009ء کو جرمنی میں وفات پاگئیں۔ آپ حضرت قاضی حسن محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں اور بہت نیک، ہمدرد اور مخلص خاتون تھیں۔

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی کریم بخش صاحب زیروی ربوہ 28 ستمبر 2009ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ حضرت قاضی حسن محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نہایت مخلص، فدائی، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، دعا گو اور خلافت سے نہایت اخلاص ووفا کا تعلق رکھتی تھیں۔ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم حمید المحامد صاحب

مکرم حمید المحامد صاحب اسلام آباد 18 اکتوبر 2009ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم کا تعلق قدیم مخلص احمدی بنگالی خاندان سے تھا۔ آپ نے اسلام آباد جماعت میں سیکرٹری تعلیم القرآن اور قاضی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت اور خلافت سے والہانہ اخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔ موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم بشیر احمد صاحب دھرم کوٹی

مکرم بشیر احمد صاحب ابن مکرم نواب دین صاحب دارالعلوم غربی ربوہ 27 جون 2009ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم نے فرقان فورس میں بھی شمولیت اختیار کی۔ قیام پاکستان کے بعد ابتدائی ایام میں حفاظت مرکز کی ڈیوٹی پر قادیان میں تعینات رہے۔ 1953ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے باڈی گارڈ کی حیثیت سے اور ریٹائرمنٹ کے بعد چند سال جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور پہریدار خدمت کی توفیق پائی۔

مکرمہ نذیراں بی بی صاحبہ

مکرمہ نذیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید چھینہ صاحب سکاٹ لینڈ 18 اکتوبر 2009ء کو 64 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر گلاسگو ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ آپ بڑی صابر وشاکر اور سلسلہ سے محبت رکھنے والی مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ نماز کی پابندی کرنے والی اور باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ نے اپنے میاں کے ہمراہ مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں جماعتی خدمت کی بھی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرم ڈاکٹر فضل احمد صاحب

مکرم ڈاکٹر فضل احمد صاحب 20 ستمبر 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ تعلیم و تدریس کے شعبہ سے منسلک تھے۔ 5 سال تک نائیجیریا میں بطور ٹیچر خدمت کی توفیق پائی۔ پاکستان میں اٹامک انرجی کے شعبہ میں چیف سائیٹفک آفیسر کے طور پر بھی کام کرتے رہے اور علاوہ ازیں آپ 6 کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ مرحوم نیک مخلص اور باوفا انسان تھے اور اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

سانحہ ارتحال

مکرم منیر احمد بسمل صاحب نائب ناظر اشاعت تحریر کرتے ہیں۔

سلسلہ کے معروف شاعر مکرم احمد مبارک صاحب آف کراچی حال نیو یارک امریکہ کی والدہ محترمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر صادق احمد صاحب مرحوم آف کنری گردوں کے فیل ہوجانے کی وجہ سے ہیس برگ پنسلوانیا امریکہ کے ایک ہسپتال میں داخل تھیں آپ مورخہ 9 نومبر 2009ء کو ہسپتال میں اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں ۔آپ محترم مولانا غلام حسین ایاز صاحب مرحوم اور محترم غلام احمد فرخ صاحب مرحوم کی بھتیجی تھیں۔مرحومہ زاہدہ اور عابدہ اور بے حد دعا گو خاتون تھیں۔تہجد اور پنجوقتہ نمازوں سے خاص شغف تھا اور خاص اہتمام سے ادا فرماتیں۔ تلاوت قرآن کریم نہایت محبت سے کرتیں اور جب بھی فارغ ہوتیں قرآن کریم لے کر بیٹھ جاتیں۔طویل عرصہ لجنہ اماء اللہ کنری میں خدمات کی توفیق پائی۔ آپ کے شوہر محترم ڈاکٹر صادق احمد بنگالی صاحب مکرم مولوی عبدالواحد صاحب برہمن بڑیہ کے نواسے تھے۔آپ ان دنوں اپنے بچوں کے پاس امریکہ میں مقیم تھیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انہیں آپ کی دعاؤں کا وارث بنائے۔آمین

خبریں

امریکہ پاکستان کو مزید ساز و سامان اور تعاون فراہم کرے

وزیر اعظم گیلانی نے امریکی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں پاکستان کی مدد کیلئے مزید ساز و سامان اور تعاون فراہم کیا جائے۔اسلام آباد میں امریکی کانگریس کے ارکان سے ملاقات میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے باعث متاثر ہونے والی پاکستانی معیشت کو سہارا دینے کیلئے امریکہ پاکستان میں سرمایہ کاری کرے۔ پاکستانی مصنوعات کی امریکہ تک رسائی آسان بنائے۔

مہمند ایجنسی، بارودی سرنگ دھماکہ، 14 شدت پسند ہلاک 11 اہلکار جاں بحق

جنوبی وزیرستان اور مہمند ایجنسی میں سیکیورٹی فورسز کے ساتھ جھڑپوں میں 14 شدت پسند ہلاک جبکہ بارودی سرنگ کے دھماکے اور فوجی قافلے پر حملے کے نتیجہ میں 11 اہلکار جاں بحق ہوگئے۔سیکیورٹی فورسز نے شدت پسندوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے گن شپ ہیلی کاپٹروں سے مشتبہ ٹھکانوں پر شیلنگ کی جس کے نتیجے میں متعدد دہشت گرد مارے گئے۔

نئے سال پر عوام کو تحفہ، گیس 28 فیصد مہنگی کرنے کی تیاری مکمل

سوئی ناردرن نے مہنگائی اور بیروزگاری کے مارے عوام پر نئے سال کی آمد پر گیس بم گرانے کی تیاری مکمل کرلی ہے جس کے نتیجے میں گیس مجموعی طور پر 28 فیصد مہنگی ہوجائے گی۔ اس سلسلے میں اوگرا سے گیس کی قیمت میں دو مرحلوں میں 79 روپے 65 پیسے فی ایم ایم بی ٹی یو تک اضافے کی درخواست کردی ہے جس کے بعد گھریلو صارفین کے لئے گیس 11 سے 97 فیصد ، کمرشل صارفین کے لئے 20 فیصد، کیپٹو پاور کیلئے 22 فیصد، جنرل انڈسٹری کے لئے 23 فیصد، سی این جی سیکٹر کے لئے 19 فیصد، سیمنٹ 21، فرٹیلائزر فیڈ سٹاک کے لئے 83، واپڈا 23 اور آئی پی پیز کے لئے 27 فیصد مہنگی ہوجائے گی۔اس سلسلے میں گیس کی قیمتوں میں اضافے کی عوامی سماعت 16 نومبر کو پی سی ہوٹل لاہور میں ہوگی جس میں مختلف تنظیموں کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 13۔نومبر

طلوع فجر	5:06
طلوع آفتاب	6:32
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:12

مراد کلاتھ ہاؤس
ریل بازار فیصل آباد
041-2647766
والوں کی نئی شاخ
مراد فیبرکس
ڈی گراؤنڈ فیصل آباد
041-8555722
0322-8555722
لہنگا سیٹ۔کامدار سوٹ ساڑھیاں ہر قسم کے زنانہ فینسی سوٹ
نیز مردانہ پینٹ کوٹ کیلئے ہر قسم کا کپڑا دستیاب ہے

مراد جیولرز
ریل بازار فیصل آباد 041-2639813

تریاق مثانہ کثرت پیشاب کی مفید دوا
چھوٹی-/200 بڑی-/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

علی تکہ شاپ
ایک نئے انداز میں نئی ورائٹی کے ساتھ
شاندار افتتاح عنقریب
بالمقابل گلشن احمد نرسری کالج روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: محمد اکبر: 0331-7724039

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے مکمل ڈش مع امپورٹڈ ریسیور دستیاب ہے
ڈش
ٹی وی
پلازمہ ٹی وی، LCD، ٹی وی "72، "52، "42، "40 "32، "19
نیز ہر کمپنی کے سپلٹ اے سی نیز DVD کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
نیو محمود ٹیلی ویژن کمپنی
21۔ہال روڈ لاہور
042-7355422
042-7125089

صاحب جی کی ایک اور فخریہ پیشکش
فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ۔ربوہ
طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد
047-6214300

FD-10

تمام بینکوں سے لیزنگ کی سہولت بھی موجود ہے۔ہر قسم کی نئی گاڑیاں کیش اور لیزنگ پر دستیاب ہیں۔
قائم شدہ 1968ء
لطیف موٹرز
22 کوئینز روڈ لاہور
HYUNDAI
فون آفس :6368961-6371281-6374548 فیکس :6368962
Email:latifmotors@yahoo.com
طالب دعا: عامر لطیف ابن میاں عبداللطیف

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
رہائش: 6214840
فون دکان 6212837